43123 ـ خاوند كى اطاعت والدين اور بھائيوں كى اطاعت پر مقدم ہے

سوال

خاوند كى اطاعت كو كتنى اہميت حاصل ہے ، كيا خاوند كى اطاعت عورت كے بہنوں اطاعت سے زيادہ اہم ہے ؟
بيوى كى اطاعت كس پر واجب ہوتى ہے، اور كيا خاوند كى اطاعت ميرے والدين اور بہنوں كى اطاعت سے زيادہ اہم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

كتاب و سنت كے دلائل سے ثابت ہوتا ہے كہ خاوند كو اپنى بيوى پر بہت زيادہ حق حاصل ہے، اور بيوى كو خاوند كى اطاعت كرنے اور خاوند كے ساتھ حسن معاشرت كا حكم ديا گيا ہے، بيوى كو اپنے والدين اور بہن بھائيوں سے بھى اپنے خاوند كو مقدم ركھنے كا حكم ہے، بلكہ خاوند تو بيوى كى جنت اور جہنم ہے، ان دلائل ميں درج ذيل فرمان بارى تعالى شامل ہے:

مرد عورتوں پر نگران و حكمران ہيں، اس ليے كہ اللہ تعالى نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس ليے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے ہيں النساء (34).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" كسى بھى عورت كے ليے حلال نہيں كہ وہ اپنے خاوند كى موجودگى ميں (نفلى) روزہ ركھے، اور وہ خاوند كى اجازت كے بغير خاوند كے گھر ميں كسى كو (آنے كى) اجازت نہ دے "

صحيح بخارى حديث نمبر (4899).

علامہ البانى رحمہ اللہ اس حديث پر تعليقا رقمطراز ہيں:

" جب عورت پر قضائے شہوت ميں اپنى خاوند كى اطاعت كرنا واجب ہے كہ وہ خاوند كى شہوت پورى كرے تو پھر

بالاولی یہ واجب ہے کہ اس سے بھی اہم چیز یعنی خاوند کی اولاد کی تربیت میں خاوند کی اطاعت کرے، اور اپنے گھر کی اصلاح میں خاوند کی بات مانے، اور اسطرح دوسرے حقوق اور واجبات میں بھی خاوند کی اطاعت کرے " انتہی

ماخوذ از: آداب الزفاف (282).

ابن حبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب عورت اپنی پانچ نمازیں ادا کرے، اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہو تو اسے کہا جائیگا: تم جنت کے جس دروازے سے بھی چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (660) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے بیان کیا ہے کہ جب معاذ رضی اللہ تعالی عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

معاذ یہ کیا ؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں جب شام گیا تو انہیں دیکھا کہ وہ اپنے پادریوں اور بشپ کو سجدہ کرتے ہیں تو میرے دل میں آیا کہ ہمیں تو ایسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرنا چاہیے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم ایسا مت کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے عورت اس وقت تک اپنے پروردگار کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تك کہ وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کر دے، اگر خاوند اسے بلائے اور بیوی پالان پر بھی ہو تو اسے انکار نہیں کرنا چاہیے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1853) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

القتب: کا معنی اونٹ پر رکھا جانے والا چھوٹا سا پالان ہے.

مسند احمد اور مستدرك حاکم میں حصین بن محصن سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی پھوپھی نبی کریم

صلى اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی ضرورت کے تحت گئی جب اپنے کام اور ضرورت سے فارغ ہوئیں تو تو رسول کریم صلى اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا:

کیا تمہارا خاوند ہے ؟

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، رسول کریم صلى اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اس کے لیے کیسی ہو ؟

تو انہوں نے عرض کیا: میں اس کے حق میں کوئی کمی و کوتاہی نہیں کرتی، مگر یہ کہ میں اس سے عاجز آ جاؤں اور نہ کر سکوں.

رسول کریم صلى اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم خیال کرو کہ تم اپنے خاوند کے متعلق کہاں ہو، کیونکہ وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (19025) امام منذری رحمہ اللہ نے الترغیب و الترھیب میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی صحیح الترغیب و الترھیب حدیث نمبر (1933) میں اسے جید کہا ہے.

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ: بیوی اگر خاوند کا حق ادا کرتی ہے تو خاوند بیوی کے جنت میں داخل ہونے کا سبب ہوگا اور اگر خاوند کے حقوق میں کوتاہی کریگی تو خاوند اس کے لیے آگ میں جانے کا سبب ہوگا.

جب خاوند کی اطاعت والدین کی اطاعت سے معارض ہو تو اس صورت میں خاوند کی اطاعت مقدم ہوگی، امام احمد رحمہ اللہ نے ایسی عورت جس کی والدہ بیمار تھی کے متعلق کہا:

اس پر ماں کی بجائے اپنے خاوند کی اطاعت زیادہ واجب ہے، لیکن اگر خاوند اسے اجازت دیتا ہے تو پھر نہیں "

دیکھیں: منتھی الارادات (3/ 47).

اور الانصاف میں مذکور ہے کہ:

" خاوند سے علیحدہ ہونے میں عورت پر اپنے والدین کی اطاعت لازم نہیں، اور نہ ہی ملاقات وغیرہ، بلکہ خاوند کی

اطاعت زيادہ حق ركھتى ہے "

ديكھيں: الانصاف (8 / 362).

اس سلسلہ ميں مستدرك حاكم ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے ايك حديث بھى مروى ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا:

عورت كے ليے لوگوں ميں حق كے اعتبار سے كون زيادہ حقدار ہے ؟

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اس كى والدہ "

ليكن يہ حديث ضعيف ہے علامہ البانى رحمہ اللہ نے الترغيب و الترهيب (1212) ميں اسے ضعيف قرار ديا ہے اور امام منذرى رحمہ اللہ نے بھى.

واللہ اعلم.